مسجد کے آداب و حقوق

مولانا محمد منشا کاشف فیصل آباد

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم(ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا) (الجن18)

''بے شک مسجدیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں' تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ پکارو''

مسجدوں کو صرف اللہ کے ذکر کیلئے مخصوص کردو اللہ کے سوا غیروں کیلئے وہاں کے ذکر و عبادت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اللہ کے ذکر کے ضمن میں قرآن و حدیث پڑھنا' پڑھانا اور سمجھنا اور اس پر عمل کرنا بھی شامل ہے۔ ان امور کے علاوہ مساجد کو سیاسی دنگل بنانا' مساجد کو صرف مخصوص پارٹیوں کیلئے اکھاڑے بنانا' مساجد کو اپنے حلقہ اثر تک محدود کر کے ایک ریاست بنا کر خود تقدس مآب بن کر قرآن و حدیث کو اپنی مرضی کے مطابق بیان کرنا ناجائز ہے۔

آج کل مساجد میں متولیوں' خطباء اور ائمہ مساجد نے احکام غیر اللہ کی روش اختیار کر رکھی ہے' بعض مساجد متولیوں' انتظامیہ چوہدریوں کی ملکیت اور تسلط میں ہیں۔ خطباء اور ائمہ مساجد کے ساتھ نازیبا الفاظ سے گفتگو کرتے ہوئے توہین کرتے ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق دعوت و تبلیغ کی اجازت دیتے ہیں یا مسجد سے نکال دیتے ہیں۔ ان لوگوں نے مساجد اسلامیہ کی عظمت و جلالت اور تقدس کو اگرچہ براہ راست مجروح نہیں کیا' مگر اس کے اثرات نے عوام کے قلوب و اذہان کو غیر محسوس انداز میں مسموم کر کے رکھ دیا ہے۔

مسجد کا مفہوم

لغوی اعتبار سے سجدہ کرنے کی ہر جگہ ہے' یعنی مسجد کے معنی سجدہ گاہ کے ہیں۔ ہر وہ پاک جگہ جہاں سجدہ کیا جاتا ہے' اسے مسجد کہتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے(**جعلت لی الارض مسجدا**) (بلوغ المرام)''یعنی میرے لئے (ساری) زمین مسجد بنادی گئی ہے۔''

لیکن شرعی اصطلاح میں ہر وہ جگہ جہاں روزانہ پانچ وقت کی نمازیں باجماعت ادا کی جائیں' نیز وہ جگہ کسی کی ملکیت میں نہ ہو' بلکہ محض عبادت الٰہی کیلئے وقف اور مختص ہو' مسجد کہلاتی ہے۔

مسجدیں ایماندار بناتے اور آباد کرتے ہیں

(انمایعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر و اقام الصلوۃ واتی الزکوۃ و

لم یخش الا اللہ فعسی اولئک ان یکونوا من المھتدین٥ (پارہ 10 ' سورۃ التوبہ 18)

''سوائے اس کے نہیں آباد کرتے ہیں' اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں' پس ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور نہیں ڈرتے مگر اللہ سے پس نزدیک ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں۔

ابو مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ لفظ عمارت سے مراد عموم ہے۔ اس میں مرمت مسجد شکستہ اور اس کی تنظیف اور صفائی اور اس میں علم کا درس کرنا وغیرہ شامل ہے۔ (فتح البیان)

تعمیر مساجد میں اقامت الصلوۃ قرآن وحدیث کا پڑھنا پڑھانا اور عمل کرنا کرانا بھی داخل ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' مجھے اپنے جلال وعزت کی قسم میں اہل زمین کے عذاب کا قصد کرتا ہوں' پھر روک لیتا ہوں' اپنے عذاب کو ان کی وجہ سے جو مسجدوں کو آباد کرتے ہیں آپس میں محبت کرتے ہیں' سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو کوئی اذان سن کر جواب نہ دے اور مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی' وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔ (ابن عساکر ابن مردویہ)

قرآن مجید تعمیر مساجد کیلئے ایمان باللہ اور عمل کو شرط قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو لوگ اعمال کفریہ وشرکیہ میں مبتلا ہیں' وہ مسجدوں کو آباد کرنے والے کیسے ہو سکتے ہیں۔

مشرک نہ مسجدیں بنا سکتے ہیں' نہ آباد کر سکتے ہیں

(ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاھدین علی انفسھم بالکفر اولئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خالدون٥) (پارہ 10 سورۃ التوبہ آیت 17)

''نہیں لائق واسطے مشرکوں کے یہ کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی حالانکہ گواہی دیتے ہیں اوپر جانوں اپنی کے ساتھ کفر کے یہ لوگ جن کے تمام عمل برباد ہوئے اور بیچ آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

اس آیت مبارکہ میں شرک وکفر کو تعمیر وخدمت مساجد کے منافی فرمایا ہے' ان ہر دو آیات کا مفہوم واضح ہے کہ مسجدوں کی تعمیر وآبادی' ایمانداروں کا کام ہے اور شرک وکفر میں ملوث لوگوں کو مساجد بنانے کا حق نہیں۔ آج کل تو مشرکین لوگ جہاں مزار بناتے ہیں تو ساتھ ہی مسجد بنا لیتے ہیں' مسجدیں بے آباد ہوتی ہیں' مزاروں قبروں پر رونقیں ہوتی ہیں۔ مزاروں' قبروں' آستانوں پر عقیدت مندوں کے ہجوم کا مشاہدہ کر' یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آجائے گی کہ عقیدت مندی کے ساتھ ساتھ دکانداری نے ایمان کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے' کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ بزرگوں اور اولیاء اللہ کی قبروں کی قیمت وصول کی جارہی ہے اور من سلویٰ سمجھ کر کھائی جارہی ہے۔ وہاں مجاورت اور قلندری ہے اور سجدے اور طواف ہیں' رونا اور دھونا ہے۔

شیرینی اور چادریں ہیں' چرس اور بھنگ ہے' عریانی اور فحاشی ہے' گانا اور بجانا ہے' عرس اور میلے میں فیشن ہے۔ مرادیں ہیں' تبرک اور چڑھاوے ہیں' غرض ہر وہ چیز ہے' جس سے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا تھا اور جس میں مبتلا ہونے والوں کو دنیا میں ذلت اور آخرت میں جہنم کی آگ سے ڈرایا تھا۔ مشرکین نے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ اس سے حضور اکرم ﷺ نے سخت منع فرمایا' جیسا کہ حدیث میں ہے۔

عن جندب رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی ﷺ یقول الاوان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد الافلا تتخذواالقبور مساجد انی انھاکم عن ذلک (رواہ مسلم مشکوۃ صفحہ 69)

''حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگو کان کھول کر سن لو کہ تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں' انہوں نے اپنے انبیاء اور اپنے اولیاء اللہ کی قبروں کو عبادت گاہ اور سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ سنو تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا' میں اس فعل سے تم کو منع کرتا ہوں''۔ اس حدیث کو بیان کیا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں مساجد کا لفظ ہے۔ سجدہ گاہ کو مسجد کہتے ہیں' حقیقت میں مشرکین کی مساجد' مزار اور قبریں ہیں۔ مشرکین مزاروں اور قبروں میں عبادت کرتے ہیں۔ اہل حدیث ان کو اس فعل سے روکتے ہیں' تو کہتے ہیں یہ تو وہابی ہیں گستاخ رسول اور گستاخ اولیاء ہیں۔ اولیاء کو مانتے ہی نہیں' اس طرح کہہ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ دوسری روایت ہے **(زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد و السرج** (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں کو مساجد (سجدہ گاہ) بنا لینے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔ (مشکوۃ شریف)

آپ غور فرمائیں حضور اکرم ﷺ کے گستاخ کون ہیں' قبروں کی زیارت کرنے والی عورتیں اور قبروں اور مزاروں پر سجدہ کرنے والے اور قبروں پر چراغاں کرنے والے گستاخ اور لعنتی ہیں۔

مساجد تشتت وافتراق اور ضرر پہنچانے کیلئے نہیں

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المؤمنین وارصاد المن حارب اللہ و رسولہ من قبل ولیحلفن ان اردنا الاالحسنی واللہ یشھد انھم لکاذبون لا تقم فیہ ابدا

''اور جن لوگوں نے پکڑی ہے مسجد ضرر پہنچانے کو اور کفر کرنے کو اور جدائی ڈالنے کو درمیان ایمان

والوں کے اور گھات لگانے کو واسطے اس شخص کے کہ لڑ رہے ہیں' اللہ اور اس کے رسول سے پہلے سے اور البتہ قسمیں کھائیں گے' یہ کہ نہیں ارادہ کیا تھا ہم نے مگر بھلائی کا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں مت کھڑا ہو بیچ اس کے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شیخین' ترمذی' نسائی' احمد' ابو یعلیٰ' حاتم اور ابن خزیمہ وغیرہم کبار محدثین رحمہم اللہ نے روایت کی ہے۔ بعض رؤساء منافقین جو مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور ضعفاء قلوب کو اپنی نیات فاسدہ و معلنہ کا آلہ کار بنانے کیلئے جو مسجد تیار کر چکے تھے' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے' جب آپ غزوہ تبوک کیلئے گھر سے روانہ ہو چکے تھے۔ کہ حضور ﷺ چل کر ایک نماز ہماری مسجد میں ادا فرمائیں۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا واپسی تک انتظار کرو۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے ارادہ نفاق اور فساد فی الملت سے آگاہ فرماتے ہوئے (لا تقم فیه ابدا) کا حکم فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس مسجد کو جلانے کا حکم دیدیا۔

مسجد مسلمانوں کا پہلا مکتب ہے......

مسلمانوں کی تعلیم و تربیت میں مسجد بہت اہمیت کی حامل ہے۔ سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے اپنے عہد رسالت میں تعلیم اور اسلام کی اشاعت کیلئے مسجد نبوی ﷺ میں پہلا مکتب قائم کیا' جسے صفہ کا نام دیا گیا۔ چنانچہ اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو اصحاب صفہ کہا جاتا ہے۔ مسلمان بچے کی تعلیم و تربیت (قرآن حکیم کی تعلیم) کا آغاز یہاں ہی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلام کی پہلی تقریباً تین صدیوں تک مساجد کو درسگاہوں کی حیثیت حاصل رہی۔ چوتھی صدی ہجری میں الگ مدرسہ کا قیام عمل میں آیا۔

مسجد اسلامی ثقافت کا مرکز ہے......

مسجد تعلیم و تربیت' تہذیب و تمدن اور اسلامی ثقافت کا گہوارہ ہے۔ بڑوں کا احترام' چھوٹوں پر شفقت و پیار کی تعلیم مسجد میں دی جاتی ہے۔ مؤدب طور پر بیٹھنے کے آداب سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ جسم و لباس کی پاکیزگی' طہارت سے نماز کی ادائیگی ممکن ہے۔ اس طرح مسجد انسان کو پاکباز بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہے' علاوہ ازیں مسجد میں فخریہ لباس کی جگہ سادہ اور متوسط لباس پسند کیا جاتا ہے۔

مسجد قومی و ملی اتحاد کا نشان ہے......

ہمدردی و خیر خواہی اور اتحاد و اتفاق اسلام کی اعلیٰ تعلیم ہے۔ اسلام ایک مجتمع سوسائٹی کی ترغیب دیتا ہے' چنانچہ مسجد منتشر اور بکھرے ہوئے افراد کی شیرازہ بندی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ اسلام میں روزانہ مسجد میں پانچ دفعہ باجماعت نماز ادا کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے اور پھر ہفتہ بھر میں ایک دفعہ جمعہ کے روز

لوگوں کو جامع مسجد میں آ کر نماز جمعہ ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور بلا عذر شرعی مسجد میں غیر حاضری نفاق سے تعبیر کی گئی ہے۔

اس طرح مسلمان جب مسجد میں آتے ہیں' تو ان میں یکجہتی و ہم آہنگی' نا آشناؤں سے شناسائی ایک دوسرے کے دکھ درد میں شرکت' حاجت مندوں اور ضرورت مندوں کی حاجات برآوری اور روزانہ کے ملاپ اور ملاقات سے تعاون کے جذبے کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ رشتہ آخرت مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر ہفتہ میں ایک دن سارے شہر کے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہو جانا اخوت اور تعاون کے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ باہمی چپقلش نزاع اور اختلاف کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اور کوئی تعمیری مسئلہ غور طلب ہو تو اس کا حل اجتماعی طور پر کیا جاسکتا ہے۔ یقیناً ایسا نظام تعاون دنیا کے کسی مذہب میں موجود نہیں۔

مسجد تنظیم و مساوات کا سرچشمہ ہے......

مسجد میں جماعت کیلئے ایک امام اور خطیب کے انتخاب کی تلقین کی گئی ہے۔ امام وخطیب کا انتخاب علم وادب کی وسعت اور تقویٰ و پرہیزگاری پر مبنی ہے۔ چنانچہ ایسے امام کی اقتداء میں نمازی اس طرح صفیں بنا کر نماز ادا کرتے ہیں' جیسے کوئی فوجی افسر اپنے فوجیوں کی صفوں میں ٹریننگ دے رہا ہے۔ امیر' غریب' شاہ و گدا' صغیر و کبیر' عربی و عجمی تمام کے تمام قدم سے قدم ملا کر جب صف بندی کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے مالک حقیقی کے اطاعت گزار اور مطیع وفرمانبردار ہونے کا اظہار کر رہے ہیں۔ جن میں کسی کے رنگ ونسل' قوم وملک اور طبقہ کے لحاظ سے کسی کیلئے کوئی امتیاز نہیں۔ یقیناً وہ اپنے مالک حقیقی کے غلام ہیں۔ قعدہ' قیام' رکوع' سجدہ اور تسلیم میں تمام نمازیوں کی یکسانیت اس بات کی ترجمانی کرتی ہے کہ مسجد تنظیم ومساوات کا سرچشمہ ہے۔

مسجد مرکز عدالت ہے......

آنحضور ﷺ اور آپ کے بعد مسجد کو عدالتی حیثیت حاصل رہی' اختلافات وتنازعات مجادلہ مقاتلہ اور لڑائی جھگڑوں کا حل مسجد میں ہوا کرتا تھا۔ گویا کہ مسجد کو عدلیہ کا مقام حاصل تھا' مگر جوں جوں مسلمانوں میں اسلامی کمزوریاں ہوتی گئیں' اور انہوں نے غیر مسلمانوں کے راہ ورسم قبول کرنے شروع کر دیئے تو آہستہ آہستہ مسجدوں کی جگہ عدالت گاہیں قائم ہوگئیں' رشوتیں عام ہوگئیں اور عدل وانصاف ختم ہوگیا اور اپنی من مانی کے فیصلے کئے جانے لگے۔ بہرحال مسجد اسلامی معاشرے میں بہت بڑی اہمیت وافادیت کی حامل اور مسلمانوں کی مرکزیت کا سرچشمہ ہے۔ معاشرے کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کیلئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسجد کی عظمت رفتہ اور اس کا صحیح' مقام از سر نو بحال کیا جائے۔

پہلی مسجد کون سی ہے......

عن ابی زر قال قلت یا رسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت کم بینهما قال اربعون عاماثم الارض مسجد فحیث ما ادرکت الصلوۃ فصل (متفق علیہ)

''حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سب سے پہلے زمین پر کونسی مسجد بنائی گئی؟

فرمایا مسجد حرام۔

میں نے عرض کیا اوراس کے بعد؟

فرمایا مسجد اقصیٰ

میں نے پھر پوچھا ان دونوں مسجدوں کی تعمیر کے درمیان کتنا فرق ہے؟

فرمایا چالیس سال۔اس کے بعد فرمایا اوراب تو ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے' جہاں نماز کا وقت ہوجائے وہاں پڑھ لے''

- تشریح:......حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساری زمین مسجد ہے' مگر مقبرہ اور حمام کہ ان میں نماز درست نہیں (ترمذی' دارمی)
- ایک اورروایت میں ہے حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔(۱) کوڑی پر کہ جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جائیں۔(۲) جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ (۳) مقبرہ میں (۴) راستہ کے درمیان میں (۵) حمام میں (۶) اونٹوں کے بندھنے کی جگہ (۷) خانہ کعبہ کی چھت پر (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

مسجد کی عظمت و فضیلت......

درج ذیل فرمودات رسول اللہ ﷺ سے مسجد کی عظمت وفضیلت ظاہر ہوجاتی ہے۔

عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ احب البلاد الی اللہ مساجدها و ابغض البلاد الی اللہ اسواقها (صحیح مسلم ج۱ص۲۳۶)

''حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہ مساجد ہیں اورانتہائی ناپسندیدہ بازار ہیں''

عن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من بنی للہ مسجدا بنی اللہ

له بيتا فى الجنة (متفق علیہ)

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ (اس کے عوض میں) جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا۔''

(عن عائشة قالت امر رسول الله ﷺ ببناء المسجد فى الدور وان ينظف و يطيب) (ابوداؤد ج ا ص ٦٦' جامع ترمذی ج ا ص ٩٦)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ انہیں پاک وصاف رکھو۔''

عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قيل يا رسول الله وما رياض الجنة قال المساجد قيل وما الرتع يا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر (رواہ الترمذی مشکوۃ)

''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو ان میں سے کچھ کھا لیا کرو۔ پوچھا گیا کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مسجدیں (پھر) پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله والله اكبر کا ذکر کیا کرو۔''

(عن بريدة قال قال رسول الله ﷺ بشر المشائين فى الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة (رواہ الترمذی وابوداؤد)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (رات) کے اندھیروں میں (نماز باجماعت میں شامل ہونے کیلئے) مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے پورے نور کی بشارت دو (جو ان کو ملے گا۔)''

عن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله ﷺ اذا رايتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان فان الله يقول انما يعمر مسجد الله من امن بالله واليوم الاخر) (رواہ الترمذی' ابن ماجہ' والداری بحوالہ مشکوۃ)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجد پہنچنے کی بہت فکر اور مسجد کے معاملات میں مخلصانہ دلچسپی رکھتا ہے تو اس کے ایماندار ہونے کی شہادت دو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مساجد کی آبادی اور تعمیر مومن ہی کرتے ہیں' جن کا اللہ تعالیٰ اور آخرت

پر ایمان ہے"

عن ابی هریره قال قال رسول الله ﷺ من غدا الی المسجد اور اح اعد الله نزله من الجنة کلما غدا اوراح (صحیح مسلم ج۱ص۲۳۵)

"حضرت ابو ہریرۃ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد میں جائے' ہر صبح اور شام اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی کا سامان جنت میں تیار فرماتا ہے۔"

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ مسجدیں زمین میں اللہ کا گھر ہیں' آسمان والوں تک ان کا نور اس طرح پہنچتا ہے جیسے ستارہ کا نور اہل زمین تک (تفسیر خازن)

ان فضائل کی بناء پر مسجد مسلمانوں کیلئے اجر و ثواب اور برکت و تقدس کے حصول کا مرکز ہے۔ اسی وجہ سے مسجد کا احترام اور اس کی عزت و توقیر کو ملحوظ خاطر رکھنے کیلئے ہادی امت رہبر کامل امام الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد ﷺ نے کچھ ہدایات و آداب بیان فرمائے۔ جن کا نہایت اختصار سے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا

عن ابی اسید قال قال رسول الله ﷺ اذدخل احدکم المسجد فلیقل اللهم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللهم انی اسئلک من فضلک (صحیح مسلم ج۱ص۲۴۸)

"حضرت اسید ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (اللهم افتح لی ابواب رحمتک "اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے (اللهم انی اسئلک من فضلک) "اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔"

شیطان سے بچنے کی دعا' مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھیں۔

عن عبدالله بن عمر و بن العاص قال کان رسول الله ﷺ اذا دخل المسجد اعوذ بالله العظیم و بوجهه الکریم و سلطانه القدیم من الشیطن الرجیم قال فاذا قال ذلک قال الشیطن حفظ منی سائر الیوم (رواه ابوداؤد)

"حضرت عبداللہ عمرو بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے (اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم و سلطانه القدیم من الشیطن الرحیم) یعنی

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے ذریعہ اور اس کی قدیم سلطنت کے ذریعہ شیطان الرجیم سے اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان ان کلمات کو کہتا ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے' محفوظ رہا یہ شخص میرے شر سے سارا دن۔ (مشکوۃ)

مسجد کی اہمیت و افادیت

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من سمع ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لاردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن ھذا (صحیح مسلم جلد 1 ص 210 وسنن ابی داؤد ص 68 جلد 1)

''حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی کو سنو کہ وہ کوئی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کر رہا ہے تو اسے کہو خدا تمہیں یہ چیز واپس نہ دے۔ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نھی رسول اللہ ﷺ عن تناشد الاشعار فی المسجد و عن البیع والشراء فیہ و ان یتحلق الناس یوم الجمعۃ قبل الصلوۃ) (جامع ترمذی جلد ا ص ۶۳' سنن ابی داؤد)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (لغو اور بیہودہ) شعر پڑھنے سے منع فرمایا' نیز مسجد میں خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔''

عن معاویۃ ان قرۃ عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ نھی عن ھاتین الشجرتین یعنی البصل والثوم وقال من اکلھما فلا یقربن مسجد ناوقال ان کنتم لا بد اکلیھما فامیتو ھما بطخا) (رواہ ابوداؤد و مشکوۃ)

''حضرت معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان دو درختوں (پیاز اور تھوم) سے منع فرمایا اور فرمایا جو ان دونوں کو کھائے' وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو پکا کر کھایا کرو۔''

نیز بخاری و مسلم میں حضرت جابر ؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص ان بدبودار سبزیوں (پیاز اور لہسن) کو استعمال کرے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچے فرشتے بھی اس سے ایذا محسوس کرتے ہیں۔ مسجد میں آواز بلند کرنے' شور وغوغا کرنے' ادھم مچانے اور ادھر ادھر کی لغو اور بیہودہ باتیں کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

چنانچہ صحیح البخاری بحوالہ مشکوۃ جلد 1 ص 71 میں مذکور ہے کہ سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا (دفعۃً) ایک آدمی نے کنکر مارا۔ میں نے جب دیکھا تو حضرت عمرؓ تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ ان دو آدمیوں کو لے آؤ میں ان کو آپ کے پاس لے آیا۔ حضرت نے دریافت فرمایا تم کون ہو تم کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا اگر تمہارا قیام مدینہ میں ہوتا تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا کیونکہ تم آنحضرت ﷺ کی مسجد میں شور کر رہے ہو۔ چنانچہ عہد رسالت میں مسجد میں مکمل سکوت ہوتا تھا اور صحابہ کرام ؓ نہایت خاموشی سے بیٹھ کر آنحضور ﷺ کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہوا کرتے تھے۔

اسلام ایک اجتماعی نظام حیات کی دعوت دیتا ہے۔(**واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا**) (آل عمران)(**انما المؤمنون اخوة**) (الحجرات)اور(**المسلمون كرجل واحد**) (حدیث صحیح) کی تعلیم دے کر روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو ایک ہی رشتہ اخوت میں منسلک کرتا ہے اور تمام اندرونی اختلافات و تنازعات اور ہر قسم کے انتشار و خلفشار کو نہایت مذموم قرار دیتا ہے۔ ایک طرف (**اتبعوا السواد الاعظم**) کی تعلیم ہے اور دوسری طرف (**من شذ شذ فی النار**) کی ترہیب ہے۔ چنانچہ جملہ مسلمانوں کے متحد و متفق رہنے اور ہم آہنگی و یگانگت کے سلسلے میں جو سب سے اہم مرکز و مقام زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے وہ مسجد ہے اس سے ہر شخص مسجد کی اہمیت و افادیت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

مسجد روحانی اور اخلاقی تربیت گاہ ہے۔

ذکر الٰہی اور تزکیہ نفس اخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔ چنانچہ ایسی ستودہ صفات کے حاملین مساجد کی زینت ہوتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ مساجد میں ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ ان کا دل ہر وقت مسجد سے معلق رہتا ہے۔ مسجد سے باہر ماہی بے آب کی طرح بے چین و بے قرار ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے متقی پرہیز گار اور اولیاء اللہ جیسے خدا رسیدہ آدمیوں سے عام آدمی ملاقات کرتا ہے۔ ان کی مجلس میں شرکت کرتا ہے۔ ان کے پند و نصائح کو سنتا ہے تو ان کے اخلاق و عادات کا اثر اس کے دل و دماغ پر پڑتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے جب یہ ایک عاجز اور فقیر بن کر سر بسجود ہوتے ہوئے۔(**سبحان ربی الاعلیٰ**) کا وظیفہ کرتا ہے تو یہ کبر و غرور سے خالی ہو جاتا ہے اور اس سے سرکشی و انانیت خود بخود زائل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدائے لم یزل کا مطیع و فرمانبردار بندہ بن جاتا ہے۔

اللہ کی مسجدوں سے روکنا بڑا ظلم ہے۔

ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعى فى خرابها اولئك ما

کان لھم ان یدخلوھا الاخائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم (البقرہ)

''اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں خدا کے ذکر و دعوت توحید سےمنع کرے اور اس طرح اس کی خرابی کے درپے رہے' ایسے لوگ تو خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر پاداش عمل کے خوف سے ڈرتے ڈرتے (ایسے ظالم) لوگوں کیلئے (جو مسجدوں میں آنے سے بالواسطہ یا بلاواسطہ دوسروں کو روکتے ہیں) دنیا میں ذلت اور آخرت میں دردناک عذاب ہے''

اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں' ایک تو یہ کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں' دوسرا یہ کہ اس سے مراد مشرکین ہیں۔ نصاریٰ بھی بیت المقدس کی مسجد میں پلیدی ڈال دیتے تھے اور لوگوں کو اس میں نماز ادا کرنے سے روکتے تھے۔ بخت نصر نے جب بیت المقدس کی بربادی کے لئے چڑھائی کی تھی تو ان نصرانیوں نے اس کا ساتھ دیا تھا اور مدد کی تھی۔ بخت نصر بابل کا رہنے والا مجوسی تھا اور یہودیوں کی شہ دینے پر نصرانیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا اور اس لئے بھی کہ بنی اسرائیل نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو قتل کر ڈالا تھا اور مشرکین نے بھی رسول اللہ ﷺ کو حدیبیہ والے سال کعبۃ اللہ سے روکا تھا۔ یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں آپ ﷺ کو قربانیاں کر دینی پڑیں اور مشرکین سے صلح کر کے آپ ﷺ وہیں سے واپس آ گئے۔ حالانکہ یہ امن کی جگہ تھی۔ باپ اور بھائی کے قاتل کو بھی یہاں کوئی نہیں چھیڑتا تھا اور اس کے اجاڑنے کی کوشش ان کی یہی تھی کہ ذکر اللہ اور حج وعمرہ کرنے والی مسلم جماعت کو انہوں نے روک دیا۔ حضرت ابن عباس ؓ کا یہی قول ہے۔ ابن جریر رحمہ اللہ علیہ نے پہلے قول کو پسند فرمایا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے ہم مساجد کا احترام کریں اس کی افادیت واہمیت کو سمجھیں اور انہیں آباد کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرہ)

''اے اللہ تو ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے''

وان المسجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدہ (سورۃ الجن 18) ''اور یہ مسجدیں اللہ ہی کیلئے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو''

اس آیت کا مطلب واضح ہے کہ مسجدوں کا مقصد صرف ایک اللہ کی عبادت ہے' عبادت بھی رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو۔ اس لئے مسجدوں میں (بلکہ ہر جگہ) کسی اور کی عبادت' کسی اور سے دعاء مناجات' کسی اور سے استغاثہ واستمداد جائز نہیں' لیکن مسجدوں کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا ہے کہ ان کے قیام کا تو مقصد ہی اللہ کی عبادت ہے۔ اگر یہاں بھی غیر اللہ کو پکارنا شروع کر دیا تو یہ نہایت ہی قبیح اور ظالمانہ حرکت ہوگی' لیکن بدقسمتی سے نام نہاد مسلمان اب مسجدوں میں بھی اللہ کے ساتھ دوسروں کو مدد کیلئے

پکارتے ہیں، بلکہ مسجدوں میں کتبے آویزاں کئے ہوئے ہیں، جن میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے استغاثہ کیا گیا ہے۔

حضرت قتادہ اس آیت کی تفسیر یوں بیان کرتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ جب اپنی عبادت گاہوں میں جاتے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوروں کو شریک کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا، اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اسی سے مدد مانگنا اور مسلمانوں کو نماز میں یہی تعلیم دی گئی ہے۔

آج بعض لوگ جو بچوں کی بیماری یا اور سخت مصیبتوں میں کہنے لگتے ہیں (یا رسول الله انظر حالنا یا حبیب الله اسمع قالنا انني في بحر مغرق بیدی سهل لنا اشكالنا) (اور یا اللہ یا حسین خیر کی جیو یا معین الدین چشتی پار کر میری کشتی، یا اللہ یا محمد ﷺ اے اللہ اور اے محمد ﷺ ہماری مدد کرو، کوئی کہتا ہے امداد امداد کن از رنج و غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا۔

اسی طرح بے شمار وظائف اس طرح کے ہوتے ہیں۔ کیا اکیلا اللہ ہماری حاجات اور مشکلات کو آسان نہیں کرتا، بری عادت ہوگئی ہے کہ اللہ کے ساتھ بندوں کو بھی ملا دیتے ہیں۔ مسجد میں صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، کہ وہاں (فاطر السموت والارض) کے حضور جبین نیاز رکھی جائے مفردات امام راغب مصری میں ہے (والمسجد موضع الصلوة اعتبار السجود و قيل المساجد مواقع السجود) (جلد 2، ص 134، فلا تدعوا مع اللہ احدا) اس کی تفسیر میں امام طبری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی روشنی میں لکھتے ہیں کہ

مسجد کی خبر گیری

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (من بنی لله مسجدا بنی الله له بيتا في الجنة) (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ) ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا''

مسجدوں کی تعمیر میں سادگی

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ماامرت بتشييد المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها كمازخرفت اليهود والنصارى (رواہ ابوداؤد بحوالہ منتقى الاخبار جلد 1 ص 347) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، مجھے چونا گچ مسجدیں بنانے کا حکم نہیں ہے، ابن عباس کہتے ہیں کہ تم انہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح خوبصورت و مزین بناؤ گے''

حضرت عمرؓ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور ہدایت فرمائی کہ مسجد کو سرخ یا زرد کرنے سے پرہیز کرنا' ورنہ لوگوں کو فتنوں میں ڈال دو گے ان کا نقش ونگار اور زیب وزینت ہی کی طرف دھیان رہے گا۔ اور اس سے نماز میں خلل آئے گا۔ (**منتقی الاخبار**)

اس سے ثابت ہوا کہ مسجد میں نقش ونگار نہیں ہونی چاہئے۔

تحية المسجد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ یہ مسجدوں کا حق ہے' جس کو ادا کرنا ضروری ہے اور رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال کو فرمایا مجھے وہ عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں انجام دیا ہے' جس کے اجر وثواب کے تم بہت امیدوار ہو' کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ انہوں نے عرض کیا' میرا ایسا عمل جس کے ثواب کی مجھے زیادہ امید ہے یہ ہے کہ جب کبھی میں وضو کرتا ہوں تو حسب مقدر نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں۔ (**منتقی الاخبار** جلد اول صفحہ 511)

گھر سے وضو کر کے آنے کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے اور فرض نماز ادا کرنے کیلئے مسجد کی طرف جائے' اس کو اتنا ثواب ملے گا' جتنا کہ احرام باندھنے والے' حج کرنے والے کو ملتا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کیلئے گھر سے نکلا اور خالص نماز چاشت کی نیت سے مسجد میں گیا' اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے' اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر کے نماز پڑھنا اور اس درمیانے وقت میں بیہودہ کلام نہ کرنا ایسا عمل ہے' جو لکھا جاتا ہے علیین میں۔ (احمد' ابوداؤد' بحوالہ مشکوۃ باب المساجد)

تحية المسجد

(عن ابی قتادة ان رسول الله ﷺ قال اذا دخل احدكم فی المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس) (صحیحین)

''حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مساجد کا ادب واحترام کرنے اور ان کے حقوق کی حفاظت کی توفیق فرمائے۔ آمین

اللهم وفقنالم تحب و ترضیٰ